۱۸ ربیع الاوّل ۱۴۴۷ھ / 12 ستمبر 2025ء

خصائصِ مصطفیٰ کریم

صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وبارک وسلّم

(تیسرا حصہ)

مجلسِ علماءِ نظامیہ پاکستان (مرکزی دفتر) جامعہ نظامیہ رضویہ
اندرون لوہاری دروازہ لاہور



گزشتہ خطبات حاصل کرنے کے لیے ویب سائٹ ملاحظہ کریں: khutbatenizamia.com یا QRcode سکین کریں:

 042-37374429  0315-7374429  munpk7374429@gmail.com


مجلس علماء نظامیہ پاکستان
Join our channel


مجلس علماء نظامیہ پاکستان
Follow our Account


Jamia Nizamia Rizvia
Like our Page


Jamia Nizamia Rizvia
Like our Page



Jamia Nizamia Rizvia
Subscribe our channel

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡکَرِیۡمِ، اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ

وَالضُّحٰی o وَالَّیۡلِ اِذَا سَجٰی o مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰی o وَلَلۡاٰخِرَةُ خَیۡرٌ لَّكَ مِنَ الۡاُوۡلٰی o [الضحیٰ 93:1 تا 4]

خالقِ کائنات جَلَّ مَجۡدُہٗ عزّت وعظمت کا مالک ہے اور وہ اپنی مخلوق میں سے جسے چاہے عزّت وکرامت سے نوازتا ہے...

سُبّوح وقُدّوس جَلَّ جَلَالُہٗ تمام خوبیوں کا خالق ہے اور وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے، جس قدر چاہے خوبیوں اور اوصافِ حمیدہ سے نوازتا ہے... ربِّ ذوالجلال حُسن وجمال کو پیدا فرمانے والا ہے اور وہ جسے چاہے، جتنا چاہے حُسن وکمال عطا فرماتا ہے۔

ربِّ کریم نے اپنے حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو عزت ووجاہت بھی بے پناہ عطا فرمائی، اوصافِ حمیدہ وخصائصِ کریمہ بھی بے حساب عطا فرمائے اور حُسن وجمال بھی بے انتہا عطا فرمایا۔ نہ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی رِفعتِ شان کا صحیح اندازہ ممکن ہے، نہ ہی آپ کے اوصاف کا شمار ہو سکتا ہے اور نہ ہی آپ کے حُسن وجمال کی تعریف کا حق ادا کیا جا سکتا ہے۔

زبان دانی اور فصاحت وبلاغت میں اعلیٰ شان پانے والوں نے اپنی طاقت وبِساط کے مطابق سرورِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تعریف وثنا کرنے کے بعد بالآخر یہ کہہ کر اپنے عاجز ہونے کا اعتراف کیا:

یَا صَاحِبَ الۡجَمَالِ وَ یَا سَیِّدَ الۡبَشَر
مِنۡ وَجۡهِكَ الۡمُنِیۡرِ لَقَدۡ نُوِّرَ الۡقَمَر

(یعنی اے پیکرِ حُسن وجمال اور سرورِ انس وجان... آپ ہی کے رُخِ زیبا کے نور سے چاند چمک رہا ہے)

لَا یُمۡکِنُ الثَّنَاءُ کَمَا کَانَ حَقُّهٗ
بعد از خُدا بُزُرگ تُوئی قِصّہ مُختَصَر

(آپ کی تعریف وثنا کا حق ادا کرنا ممکن ہی نہیں... مختصر یہ کہ ربِّ کریم تو خالق ہے، مخلوق میں آپ ہی کی شان سب سے بلند ہے)

مرزا اسد اللہ خان غالب نے بھی خوب کہا:

غالِب! ثنائے خواجہ بہ یَزداں گُزاشتیم
کاں ذاتِ پاک مرتبہ دانِ مُحمّد است

(یعنی غالب! سرکارِ دوجہاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تعریف وثنا ہمارے بَس میں نہیں، اِس کی قدرت صرف ربِّ ذوالجلال کو ہی ہے؛
کیونکہ اُس کے علاوہ اُن کا مرتبہ کسی کو معلوم ہی نہیں)

ربِّ کریم جلّ مجدہٗ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے گزشتہ خطباتِ جمعہ میں نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے چند خصائصِ کریمہ کا تذکرہ ہوا تھا۔ محبتِ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تمنّا لیے آج مزید چند خصائصِ عالیہ کا ذکر کیا جائے گا، اِن شاء اللہ تعالیٰ۔

خاصۂ مصطفیٰ ﷺ ... بے مثال اختصار

سرکارِ دوعالَم ﷺ کے خصائص میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے مثال اختصار سے نوازا ہے۔ یعنی حضور ﷺ کی خاطر ربِّ کریم نے کئی چیزوں کو مختصر (Short) فرمادیا ہے، جس سے آپ ﷺ کی اعلیٰ شانوں کا اِظہار ہوتا ہے۔

مؤذنِ رسول، سیدنا عَمْرو بن قَیس ابن اُمِّ مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کائنات کے دُولہا ﷺ سے روایت کیا: إِنَّ اللهَ أَدْرَكَ بِيَ الْأَجَلَ الْمَرْحُوْمَ وَاخْتَصَرَ لِيَ اخْتِصَارًا، فَنَحْنُ الْآخِرُوْنَ وَنَحْنُ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ...[1] یعنی "یقیناً اللہ تعالیٰ نے مجھے رحمتِ خاص کے زمانے میں پیدا فرمایا اور میرے لیے خوب اختصار فرمایا۔ ہم ظُہور میں سب سے آخری ہیں اور قیامت کے دن درجے میں سب سے مُقدَّم ہوں گے۔" (مسندِ دارمی، حدیث:55)

"اللہ تعالیٰ نے میرے لیے خوب اختصار فرمایا" ایسا مختصر اور حسین جملہ ہے جس میں معانی کا سمندر موج زَن ہے۔ اِس کی تشریح میں کئی پہلو ہیں اور ہر پہلو سے رسولِ کریم ﷺ کی ایک نئی شانِ رفیع کا اِظہار ہوتا ہے۔ چند مفاہیم یہ ہیں:

1) اللہ تعالیٰ نے میرے لیے کلام کو مختصر فرمادیا اور مجھے جَوامِعُ الکَلِم سے نوازا۔ یعنی مجھے یہ اعزاز عطا فرمایا ہے کہ میرے الفاظ کم ہوتے ہیں اور معانی زیادہ۔ اُردو محاورے کے مطابق حضورِ اقدس ﷺ دریا کو کوزے میں بند فرمادیتے ہیں۔

2) ربِّ کریم نے میری وجہ سے میری اُمّت کے حساب کو مختصر فرمادیا۔ یعنی میری اُمّت سے حساب جلد لے لیا جائے گا اور حکم ہوگا کہ مَیں نے اپنے حقوق معاف کیے، آپس میں ایک دوسرے کے حقوق بھی معاف کردو اور جنّت میں چلے جاؤ!

3) مالکِ مہربان نے میری خاطر میری اُمّت کے لیے پُل صراط کا راستہ مختصر کردیا۔ یعنی جہنم کے اُوپر سے گزر کر جنّت میں جانے کے طویل راستے کو ربِّ کریم میری خاطر میری اُمّت کے لیے اتنا آسان فرمادے گا کہ بعض اُمّتی پلک جھپکنے میں اُسے عبور کرجائیں گے۔[2]

4) خالقِ کائنات نے میرے واسطے میری اُمّت کے لیے قیامت کا وقت مختصر فرمادیا۔ یعنی قیامت کا دن جو کافر کے لیے پچاس ہزار سال کا ہوگا، ربِّ کریم کی مہربانی سے وہ میرے غلاموں کے لیے دو رکعات فرض پڑھنے کے وقت سے بھی جلد گزر جائے گا۔[3]

---

[1] اِس روایت کی سند میں ضُعف ہے، مگر خصائصِ نبویہ والی احادیثِ کریمہ متعدد صحابۂ کرام علیہم الرضوان سے مختلف اسانید کے ساتھ مروی ہیں۔ نیز اِس روایت کی تشریح میں جتنے مفاہیم ذکر کیے گئے ہیں وہ سب احادیثِ معتبرہ سے تائید یافتہ ہیں۔

[2] عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ مَرْفُوْعًا: فَيَمُرُّ الْمُؤْمِنُوْنَ كَطَرْفِ الْعَيْنِ وَكَالْبَرْقِ وَكَالرِّيْحِ وَكَالطَّيْرِ وَكَأَجَاوِيْدِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ۔ (صحیح مسلم:183)

[3] عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَوْمًا كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ، مَا أَطْوَلَ هٰذَا الْيَوْمَ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ! إِنَّهٗ لَيُخَفَّفُ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتّٰى يَكُوْنَ أَخَفَّ عَلَيْهِ مِنْ صَلَاةٍ مَّكْتُوْبَةٍ يُّصَلِّيْهَا فِي الدُّنْيَا۔ (المسند للإمام أحمد، الحديث: 11717۔ مسند أبي يعلىٰ، رقم الحديث: 1390۔ قال الهيثمي في مجمع الزوائد [337/10]: إِسْنَادُهٗ حَسَنٌ عَلٰى ضُعْفٍ فِيْ رَاوِيْهِ)

5) عالِمُ الغیب نے میرے صحابہ کے لیے علوم و معارِف کا حصول مختصر کر دیا۔ علم و معرفت کی وہ باتیں جو ہزار سال کی محنت و مشقت سے حاصل نہیں ہو سکتیں ربِّ کریم نے اُنھیں میری چند روزہ خدمت گاری کی برکت سے میرے صحابہ کے لیے ظاہر فرما دیا۔

6) قادرِ مطلق نے زمین سے عرش تک کا راستہ میرے لیے مختصر کر دیا۔ یعنی زمین سے عرش تک کی جو مَسافت لاکھوں سال کی ہے.... میرے لیے ربِّ کریم نے اُسے اتنا مختصر کر دیا کہ شبِ معراج انتہائی مختصر وقت میں مَیں وہاں تک پہنچ بھی گیا، تمام مقامات کو تفصیل سے دیکھ بھی لیا اور پھر واپس بھی آ گیا۔

7) ربِّ کریم نے میرے لیے قرآنِ مجید کو جامع بنا دیا۔ یعنی مجھے ایسی کتاب عطا فرمائی جس کے اوراق چند ہیں، الفاظ کی گنتی کی جا سکتی ہے، مگر اِس مختصر کتاب میں ہر شے کا تفصیلی بیان ہے اور ہر ایک آیت کئی کئی ہزار علوم پر مشتمل ہے۔

8) خالقِ کل نے پوری دُنیا کو میرے لیے مختصر کر دیا۔ یعنی مشرق و مغرب کی وُسعتیں اللہ کریم نے میرے لیے یوں سمیٹ دیں کہ مَیں پوری دُنیا کو اور قیامت تک دُنیا میں ہونے والی ہر شے کو یوں دیکھتا ہوں جیسے مَیں اپنی ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔[1]

9) ارحم الراحمین نے میری خاطر میری اُمّت کے لیے عمل کو مختصر کر دیا۔ یعنی میری اُمّت کی زندگیاں مختصر ہیں، جس کی وجہ سے اعمال کی مقدار کم ہے، مگر ارحم الراحمین اپنے فضل سے قیامت کے دن اِن اعمال پر اجر و اِنعام سب سے زیادہ عطا فرمائے گا۔[2]

10) گزشتہ اُمّتوں پر طویل اعمال کی جو سخت مشقت تھی، اکرم الاکرمین جلّ جلالہٗ نے اُسے میری خاطر میری اُمّت سے اُٹھا لیا۔ میری اُمّت پڑھتی تو پانچ نمازیں ہے، مگر ثواب پچاس کا عطا کیا جاتا ہے...[3] زکوٰۃ میں مال کا چالیسواں حصہ (2.5٪) ادا کرتی ہے، مگر بارگاہِ الٰہی سے ثواب چوتھائی مال (25٪) پیش کرنے کا دیا جاتا ہے۔

11) ربِّ رحیم نے میری خاطر میری اُمّت کی عمریں مختصر رکھیں۔ دُنیا کی مشقتوں سے جلد آزاد ہو جاتے ہیں اور عمر کم ہے تو گناہ بھی تھوڑے ہوتے ہیں اور دائمی نعمتوں تک جلد پہنچ جاتے ہیں۔

12) مالکِ مہربان کے کرم سے میری اُمّت کو قبروں میں کم وقت رہنا پڑے گا اور جلد ہی محشر میں حاضر ہو کر انعام پائیں گے۔[4]

وَاخْتَصَرَ لِيَ اخْتِصَارًا (اللہ تعالیٰ نے میرے لیے خوب اختصار فرمایا)، اِس مختصر جملے میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ایک خاصہ کے ذریعے اِتنے بلند مقام کا اِظہار ہے تو مجموعی طور پر خصائصِ نبویہ سے کیسی کیسی شانوں کا اِظہار ہو گا!

---

[1] عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ مَرْفُوعًا: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ رَفَعَ لِيَ الدُّنْيَا، فَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهَا وَإِلَى مَا هُوَ كَائِنٌ فِيْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى كَفِّيْ هٰذِهٖ۔ (حلیۃ الاولیاء، ج:6، ص:101۔ الفتن لنعیم بن حماد، ج:1، ص:27، رقم:2۔ المعجم الکبیر، ج:13، ص:318، رقم:14112)

[2] یقول اللہ تعالٰی یوم القیامۃ حین یغضب الیہود والنصارٰی: فَذٰلِكَ فَضْلِيْ أُوْتِيْهِ مَنْ أَشَاءُ۔ (صحیح بخاری، حدیث:2269)

[3] قال اللہ تعالٰی لیلۃ الإسراء: هِيَ خَمْسٌ وَّهِيَ خَمْسُوْنَ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ... (صحیح بخاری، حدیث:349)

[4] خاصہ اختصار والی زیرِ بحث حدیث پاک کے یہ معانی امام اہلِ سنت نے فتاویٰ رضویہ کی تیسویں جلد میں ص:209 تا 212 پر ذکر فرمائے ہیں۔

خاصۂ مصطفیٰ ﷺ...رُعب کے ذریعے مدد

سرکارِ دوعالَم ﷺ کے بے شمار خصائص میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ربِّ کریم نے رُعب کے ذریعے آپ ﷺ کی مدد فرمائی ہے۔
یعنی باری تعالیٰ آپ ﷺ کے اِعزاز اور مدد کے لیے ہمیشہ آپ کے دشمنوں کے دلوں میں رُعب ودَبدبہ پیدا فرمادیتا ہے، دُشمنوں کی تعداد اور طاقت کتنی ہی کیوں نہ ہو...جب کہ دوسری جانب رسولِ کریم ﷺ اسلحہ کے بغیر تنِ تنہا ہوں تب بھی اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ رُعب داب کے سبب دشمن کبھی بھی آپ ﷺ کا مُقابلہ نہیں کرسکتا۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مالکِ رِقابِ اُمَم ﷺ نے فرمایا: بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ۔ ”مجھے جامع کلمات کے ساتھ بھیجا گیا (مجھے یہ اعزاز عطاہوا کہ مَیں کثیر معانی کو مختصر الفاظ میں بیان کردیتا ہوں) اور رُعب کے ذریعے میری مدد فرمائی گئی (اللہ تعالیٰ میری مدد فرماتے ہوئے دُشمنوں کے دلوں میں میرا رُعب ودَبدبہ ڈال دیتا ہے)۔“

مزید فرمایا: فَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي يَدِي۔[1] ”مَیں سورہا تھا، اِسی دوران میرے پاس زمین کے خزانوں کی چابیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں۔“ (تمام خزانوں کی چابیوں کا مالک بناکر ربِّ کریم نے اِعلان فرمادیا کہ اب جہان بھر میں میری طرف سے جس کو جو نعمت عطا ہوگی وہ محبوبِ کریم ﷺ کے دستِ کرم سے ہی عطا ہوگی)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے: وَقَدْ ذَهَبَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم[2] وَأَنْتُمْ تَنْتَثِلُوْنَهَا۔ یعنی سرورِ عالَم ﷺ (دُنیاوی آسائشیں حاصل کیے بغیر شانِ فقر کے ساتھ) وِصال فرماگئے اور تم (ایران اور روم وغیرہ کو فتح کرکے) وہ خزانے حاصل کررہے ہو۔ (صحیح بخاری، حدیث: 2977۔ صحیح مسلم، حدیث: 523)

رُعب کے مظاہر: رسول اللہ ﷺ کو عطا ہونے والے رُعب کا اِظہار بے شمار مواقع پر ہوا...جنگِ بدر میں عددی کثرت اور طاقت کے باوُجود کفار کا خوف زدہ ہوکر میدان سے بھاگنا، یوں ہی غزوۂ خندق میں پورے عرب کے اتّحاد کے باوُجود دُشمنانِ دین کا میدان کو چھوڑ کر واپسی کے لیے سرپَٹ دوڑنا، اِسی طرح دیگر مختلف جنگوں میں کفار کا نہایت تکبُّر کے ساتھ آنا اور پھر ذلیل ورُسوا ہوکر لَوٹنا رسول اللہ ﷺ کی شانِ رُعب کا ہی اِظہار تھا۔

یہ تو پھر بھی جنگوں کی باتیں ہیں، رسولِ کریم ﷺ کی شانِ رُعب کا عالَم تو یہ ہے کہ آپ نے اُس وقت کی سب سے بڑی طاقت

---

[1] شہاب الدین احمد قسطلانی علیہ الرحمہ نے اِس حدیث کی شرح میں لکھا: فَكُلُّ مَا ظَهَرَ مِنْ رِزْقِ الْعَالَمِ فَإِنَّ الْاِسْمَ الْإِلٰهِيَّ لَا يُعْطِيْهِ إِلَّا عَنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمَفَاتِيْحُ... (ارشاد الساری لشرح صحیح البخاری، ج:5، ص:129، تحت الحدیث)

[2] يُشِيْرُ إِلَى أَنَّهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ ذَهَبَ وَلَمْ يَنَلْ مِنْهَا شَيْئًا۔ (ارشاد الساری، تحت الحدیث)

"رُوم" کے بادشاہ ہِرَقل کو دعوتِ اسلام کے لیے خط لکھا تو وہ فقط نامہ مبارک پڑھ کر ہی مرعوب وخوف زدہ ہو گیا۔ حضور کے نامۂ اقدس کے ذریعے کیسا رُعب طاری ہوا؟ اِس کا اندازہ یوں کیجیے کہ اُس وقت ابو سُفیان (جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے) اپنے کچھ دوستوں کے ساتھ بطورِ سفیر مکہ شاہِ روم کے دربار میں موجود تھے، نامہ مبارک پڑھا گیا تو دربار میں ایسی ہلچل مچی کہ ابو سُفیان کو ساتھیوں سمیت باہَر نکال دیا گیا، وہ انتہائی حیران تھے، کہنے لگے: لَقَدْ أَمِرَ أَمْرُ ابْنِ أَبِيْ كَبْشَةَ، إِنَّهُ يَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي الْأَصْفَرِ۔ یعنی قسم بخدا! عبد المطلب کے پوتے کا معاملہ تو بہت عظیم ہو چکا ہے؛ یقینی بات ہے کہ شاہِ روم بھی اُس سے ڈر رہا ہے۔ (صحیح بخاری، حدیث:2978)

خلیفۂ اعلیٰ حضرت مولانا محمد جمیل الرحمٰن رضوی نے خوب کہا:

نبی کے نام سے تھرّاتے ہیں شہانِ جہاں　　　بڑا ہے رُعب وجلالِ محمدِ عربی

اُمّت کا رُعب: کیا رسولِ کریم ﷺ کے صدقے میں آپ کی اُمّت کو بھی رُعب عطا ہوا ہے؟ اِس حوالے سے دو قول ہیں، قرآن وسنت سے اِس بات کی تائید ہوتی ہے کہ ماہِ مدینہ ﷺ کے ساتھ نسبت کی برکت سے اسلام کی خاطر ڈٹ جانے والے مسلمانوں کو بھی رُعب وجلال کے ذریعے مدد سے نوازا جاتا ہے اور اُن کا دشمن خوف زدہ ہو کر شکست کھاتا ہے۔[1]

ارشادِ ربّانی ہے: سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ... "عن قریب ہم کافروں کے دلوں میں رُعب ڈال دیں گے۔" [اٰلِ عمرٰن 03:151] آیتِ کریمہ غزوۂ اُحُد کے موقع پر نازل ہوئی، مگر یہ وعدہ قیامت تک کے سچے مسلمانوں کے ساتھ ہے۔[2]

صحابۂ کرام علیہم الرضوان کی فُتوحات اور بعد کی اسلامی جنگوں میں رسول اللہ ﷺ کی شانِ رُعب کے جلوے ساری دُنیا نے دیکھے ہیں۔ اقبال علیہ الرحمہ تو یہ کہتے ہیں کہ شاہانِ اسلام کا جاہ وجلال سرورِ عالَم ﷺ کے رُعب ودبدبہ کا ہی جلوہ تھا:

شوکتِ سَنجر وسلیم تیرے جلال کی نُمود　　　فقرِ جُنَید وبایزید تیرا جمالِ بے نِقاب

اِزالۂ وہم: اگر یہ سوال کیا جائے کہ موجودہ دَور میں رسول اللہ ﷺ کی شانِ رُعب کا اِظہار کیوں نہیں ہو رہا؟ آج پوری دُنیا میں اُمّت مرعوب وخوف زدہ کیوں ہے؟ تو اِس کا جواب بالکل واضح ہے کہ جب تک اُمّت اپنے نبیِ اکرم ﷺ کے دامنِ اقدس سے وابستہ رہی اور اسلام کی خاطر جہاد کرتی رہی تو آقا کریم ﷺ کی شانِ رُعب کا اِظہار بھی پورے جوبَن کے ساتھ ہوتا رہا... اب اُمّت کا رشتۂ غلامی کمزور ہے اور اسلام کی خاطر جہاد کا نام بھی نہیں لیتی تو اُس کی سزا بھگت رہی ہے۔

---

[1] ففی روایة حذیفة مرفوعًا: وَأَعْطَانِيَ الْعِزَّ وَالنَّصْرَ وَالرُّعْبَ يَسْعٰى بَيْنَ يَدَيْ أُمَّتِيْ شَهْرًا۔ (مسند الإمام أحمد، الحدیث: 23336، حدیث حسن۔ قال الهیثمیؒ فی مجمع الزوائد[10/68، رقم: 16711]: رواه أحمد وإسناده حسن، وقال ابن کثیر فی البدایة والنهایة [ج:19، ص:437]: هذا حدیث حسن الإسناد والمتن)

[2] وَالْقَوْلُ الثَّانِيْ: أَنَّ هٰذَا الْوَعْدَ غَيْرُ مُخْتَصٍّ بِيَوْمِ أُحُدٍ بَلْ هُوَ عَامٌّ۔ (مفاتیح الغیب[التفسیر الکبیر] للرازی، تحت الاٰیة)

خاصۂ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم...بے پناہ عزّت ووَجاہت

ویسے تو بارگاہِ الٰہی میں تمام انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوَاتُ وَالتَّسۡلِیۡمَات کو اِعزاز و تکریم حاصل ہے، مگر یہ مصطفیٰ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی انفرادیّت ہے کہ ربّ تعالیٰ کے حضور جیسی بے پناہ عزت ووَجاہت آپ کی ہے ایسی پوری مخلوق میں کسی اور کو نصیب نہیں۔

سرورِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو ربِّ ذوالجلال جلّ مجدہٗ کی بارگاہ میں جو اِعزاز و تکریم حاصل ہے اُس کی حقیقت جاننا تو کسی کے بَس میں نہیں، تاہم چند باتیں ذکر کی جاتی ہیں جن سے فقط یہ اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی عزت ووَجاہت ہماری سوچ سے بھی بلند تر ہے:

اوصاف سے ندا: قرآنِ عظیم کا اُسلوب ہے کہ خالقِ کائنات نے انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام کو اُن کے ناموں سے مخاطب فرمایا ہے، جیسے: یٰۤاٰدَمُ! یٰنُوۡحُ! یٰۤاِبۡرٰہِیۡمُ! یٰمُوۡسٰی... بلاشبہ یہ انبیائے کرام کے لیے اِعزاز کی بات ہے کہ اُن کے ربِّ کریم نے اُن کے نام لے کر اُن سے خطاب فرمایا ہے... مگر قربان جائیں سید المرسلین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی عزت ووَجاہت پر! ربِّ کریم نے کسی ایک آیت میں بھی اُن کے نام سے خطاب نہیں فرمایا، بلکہ اوصاف کے ذریعے ندا فرمائی ہے۔ 13 مقامات پر ارشاد ہوا: یٰۤاَیُّہَا النَّبِیُّ! اے غیب کی خبریں دینے والے!... دو آیاتِ کریمہ میں ندا فرمائی: یٰۤاَیُّہَا الرَّسُوۡلُ! اے رسولِ مکرّم!... جب چادر مبارک سے جُھرمٹ ماری تھی تو فرمایا: یٰۤاَیُّہَا الۡمُزَّمِّلُ! اے چادر لپیٹنے والے محبوب!... جب کمبل وغیرہ بالاپوش سے جسمِ عالی کو چھپایا تھا تو مالکِ کریم نے فرمایا: یٰۤاَیُّہَا الۡمُدَّثِّرُ! اے بالاپوش اوڑھنے والے محبوب! کبھی ربّ العزت نے یوں نوازا: طٰہٰ! اے پاکیزہ راہ نما!... اور کہیں اِس طرح کرم فرمایا: یٰسٓ! اے سردار!

پھر ربِّ کریم نے بندوں کو بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا نام لے کر پکارنے سے منع فرمایا۔ ارشاد ہوا: لَا تَجۡعَلُوۡا دُعَآءَ الرَّسُوۡلِ بَیۡنَکُمۡ کَدُعَآءِ بَعۡضِکُمۡ بَعۡضًا ۔ یعنی "رسولِ کریم کے بلانے کو ایسے مت سمجھو جیسے آپس میں ایک دوسرے کو بلاتے ہو!"[النور24:63] ایک مفہوم یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عرض پیش کرنی ہو تو نامِ مبارک سے ندا نہ کرنا، بلکہ تعظیم و توقیر کے ساتھ، شان دار القاب کے ذریعے، عاجزانہ لہجے میں، آہستہ و نرم آواز کے ساتھ یوں کہنا: یا نبی اللہ! یارسول اللہ! یا حبیب اللہ![1] (ملخص از تفاسیر مجاہد و مقاتل و طبری و ماتریدی)

ربّ العزّت جلّ مجدہٗ کی بارگاہ میں اُس کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی کیسی بے پناہ وجاہت ہے کہ عزت افزائی کے لیے مالکِ کریم خود بھی نام سے ندا نہیں فرماتا اور بندوں کو بھی اجازت نہیں دیتا کہ وہ نام لے کر پکاریں۔

قسم ارشاد فرمانا: ربّ العزّت کسی شے کو عزت سے نوازنا چاہے تو ایک انداز یہ ہوتا ہے کہ اُس شے کی قسم ارشاد فرماتا ہے۔ سرورِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی عزت ووَجاہت کا یہ عالَم ہے کہ باری تعالیٰ نے:

---

[1] اِس حوالے سے ایمان افروز بحث کے لیے ملاحظہ کیجیے: فتاویٰ رضویہ، ج:30، ص:153 تا 158

- اُن کی جان مبارک کی قسم بھی اِرشاد فرمائی:لَعَمۡرُكَ۔[الحجر72:15]
- اُن کے کلامِ عالی شان کی قسم بھی یاد فرمائی:وَقِيۡلِهٖ۔[الزخرف88:43]
- اُن کے شہرِ مقدّس کی قسم بھی ذکر فرمائی:لَاۤ اُقۡسِمُ بِهٰذَا الۡبَلَدِ۔[البلد01:90]
- اور اُن کے زمانِ برکت نشان کی قسم بھی بیان فرمائی:وَالۡعَصۡرِ۔[العصر01:103]
- اور ایک تفسیر کے مطابق قرآنِ حکیم میں ضُحیٰ اور سَجیٰ کی قسم بھی رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے رُخِ زیبا اور زُلفِ دُوتا کی قسم ہے۔[1]

ہے کلامِ الٰہی میں شمس و ضُحیٰ ترے چہرۂ نور فزا کی قسم
قسمِ شبِ تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زُلفِ دوتا کی قسم

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا، نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا! ترے شہر وکلام وبقا کی قسم

ربِّ کریم کا خود جواب دینا: کفار کا ہمیشہ سے یہی رویہ رہا کہ وہ انبیائے کرام عَلَیۡهِمُ الصَّلٰوٰاتُ وَالتَّسۡلِیۡمَات کے سامنے زبان درازی اور بد تمیزی کا مظاہرہ کرتے، پھر انبیائے ذوی الاحتشام اپنی شانِ حلم کے مطابق اُنھیں جواب دیتے، قرآنِ حکیم میں اِس کی متعدّد مثالیں موجود ہیں... مگر ربّ العزت کے دربار میں تاج دارِ ختمِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی عزت ووجاہت کا یہ عالَم ہے کہ جب کفار آپ کے بارے میں بد گوئی کرتے تو ربّ العالمین کرم فرماتے ہوئے خود اپنے محبوب کی طرف سے قرآنِ حکیم میں ایسا جواب ارشاد فرماتا کہ کفار کا منہ بھی بند ہو جاتا ہے اور سرورِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اعزاز و تکریم کو بھی مزید چار چاند لگ جاتے۔[2] مثلاً:

⇐ چند روز حکمتِ اِلٰہیہ کے تحت وحی نازل نہ ہوئی تو کفار بکنے لگے: محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کو اُن کے ربّ نے چھوڑ دیا اور اُن سے ناراض ہو گیا۔ باری تعالیٰ نے جواب ارشاد فرمایا: وَالضُّحٰی o وَالَّيۡلِ اِذَا سَجٰی o مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰی o "چاشت (محبوب کے روئے روشن) کی قسم! o اور رات کی قسم! جب وہ پھیل جائے (محبوب کی زُلف کی قسم جب وہ چمکتے رُخساروں پر بکھر آئے) o آپ کے ربّ نے آپ کو نہ چھوڑا اور نہ ہی ناپسند کیا o"[الضحیٰ 1:93 تا 3]

⇐ سید المرسلین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے شہزادۂ والا شان کا وصال ہوا تو عاص بن وائل بکنے لگا: اُن کی نسل ختم ہو گئی۔ اِس پر ربِّ کریم نے جواب دیا: اِنَّاۤ اَعۡطَيۡنٰكَ الۡكَوۡثَرَ o فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانۡحَرۡ o اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الۡاَبۡتَرُ o "اے محبوب! بلاشبہ ہم نے آپ کو بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں o تو آپ اپنے ربّ کے لیے نماز پڑھیے اور قربانی کیجیے! o یقیناً آپ کا دشمن ہی ہر خیر سے محروم ہے o"[الکوثر 1:108 تا 3]

---

[1] اِس حوالے سے نہایت علمی اور رُوح پرور بحث دیکھیے: فتاویٰ رضویہ، ج:30، ص:158 تا 162

[2] اِس اعزاز سے متعلق آیاتِ طیّبات اور اُن کی شان دار تقریر ملاحظہ کیجیے: فتاویٰ رضویہ، ج:30، ص:162 تا 169

حرفِ آخر: تذکرۂ خصائصِ رسولِ رحمت... شعارِ اُمّت

خالقِ کائنات جَلَّ مَجْدُہٗ نے اپنے حبیبِ مکرّم ﷺ کو لاتعداد خوبیاں عطا فرمائی ہیں اور لُطف یہ کہ ہر خوبی کو بے مثل و بے مثال بنایا ہے۔ آپ ﷺ پیکرِ حُسن وجمال بھی ہیں، صاحبِ جُود و نَوال بھی ہیں، مالکِ جملہ اوصافِ کمال بھی ہیں، حاملِ عزت وعظمتِ بے مثال بھی ہیں اور جہان بھر کو چمکانے والا آفتابِ لازوال بھی ہیں۔

دورِ صحابۂ کرام علیہم الرضوان سے آج تک... مسلمانوں کا ہمیشہ سے یہ شعار تھا، ہے اور رہے گا کہ وہ رسولِ کریم ﷺ کے اوصاف وخصائص کا تذکرہ کرکے ایمان کو تازہ کرتے ہیں اور جذبۂ حُبِّ رسول کو مزید ترقّی دیتے ہیں۔

شاعرِ دربارِ رسالت سیدنا حسّان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی مدح سرائی سے متعلق فرمایا:

مَا إِنْ مَّدَحْتُ مُحَمَّدًا بِمَقَالَتِيْ

لٰكِنْ مَّدَحْتُ مَقَالَتِيْ بِمُحَمَّدٖ[1]

(یعنی مَیں نے رسول اللہ ﷺ کی مدح وثنا کرکے آپ کی شان میں کوئی اِضافہ نہیں کیا، بلکہ آپ ﷺ کی تعریف وتوصیف کرنے سے میری باتوں میں حُسن پیدا ہوا ہے)

ہم جیسے غافل لوگوں کا حال تو یہ ہے کہ کئی افراد نے ساری زندگی میں سرورِ عالَم ﷺ کے اوصاف وخصائص سے متعلق کوئی کتاب نہیں پڑھی ہوگی... جب کہ بارگاہِ اقدس میں قبولیت پانے والے عمر بھر اُن کی تعریفیں کرنے کے بعد یوں عاجزی کرتے ہیں:

سُبْحَانَ اللهِ مَا أَجْمَلَكَ! مَا أَحْسَنَكَ! مَا أَكْمَلَكَ!

کتھے مہر علی کتھے تیری ثنا! گستاخ اَکھیاں کتھے جا اَڑیاں!

سرورِ عالم ﷺ کی سیرتِ طیبہ کا مطالعہ اور آپ کے اوصافِ کمال کا تذکرہ محبتِ رسول میں اِضافہ کا بہترین ذریعہ ہے۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مَنْ رَّآهُ بَدِيْهَةً هَابَهُ وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً أَحَبَّهُ، يَقُوْلُ نَاعِتُهُ: لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ ﷺ۔

جو نبیِ کریم ﷺ کو اچانک دیکھتا وہ مرعوب ہو جاتا اور جسے پہچان کر میل جول (اُٹھنے، بیٹھنے اور ہمراہی) کا موقع ملتا وہ دیوانہ بن جاتا، آپ کے اوصاف کا تذکرہ کرنے والا یہی کہتا ہے: مَیں نے آپ جیسا نہ آپ سے پہلے دیکھا نہ آپ کے بعد دیکھا۔ (جامع ترمذی، حدیث:3638)

معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کی پہچان جتنی زیادہ ہو محبت کی چاشنی بھی اُتنی ہی بیشتر نصیب ہوتی ہے۔ سیرتِ طیّبہ سے متعلق ایک خوب صورت اور مختصر کتاب "سیرتِ مصطفیٰ" (از علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی) بھی ہے۔ اِس کا مطالعہ ڈھیروں برکتوں کا ذریعہ ہوگا۔

---

[1] یہ شعر سیدنا حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دیوان میں موجود نہیں ہے، تاہم بیسیوں اکابر نے اِسے آپ رضی اللہ عنہ کی نسبت سے اپنی کتابوں میں درج کیا ہے۔

آج کے خطبہ میں جانِ رحمت ﷺ کے تین خصائص کا تذکرہ ہوا:

1) ربِّ کریم نے حضور ﷺ کے لیے کئی چیزوں کو مختصر کر کے آپ کی اُونچی شان کا اظہار فرمایا...مثلاً آپ کے لیے کلام کو مختصر فرمادیا، آپ چند لفظوں میں معانی کا سمندر سمیٹ دیتے ہیں... آپ کے لیے زمین سے عرش تک کا راستہ مختصر کر کے شبِ معراج چند لمحوں میں سیر کروادی...پوری دُنیا کو مختصر کر کے آپ کے سامنے کر دیا...اور حضورِ اقدس ﷺ کی خاطر آپ کی اُمّت کے لیے اعمال کو، مشقت کو، قیامت کے وقت کو، پُل صراط کے راستے کو اور حساب و کتاب کو مختصر فرمادیا۔

2) ربِّ کریم کے دربار میں سرورِ عالَم ﷺ کو ایسی عزت ووَجاہت حاصل ہے جو اوّلین وآخرین میں کسی اور کو نصیب نہیں۔

3) مالکِ کریم نے رسول اللہ ﷺ کو بطور معجزہ ایسا رُعب داب عطا فرمایا ہے کہ آپ کے دُشمن ہمیشہ آپ سے مرعوب وخوف زدہ رہتے ہیں اور مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتے، سنّت و تاریخ میں اِس شان کے کئی حیران کُن مظاہر موجود ہیں۔ اگر اُمّت آپ ﷺ کے نقشِ قدم پر چلے اور اسلام کی سربلندی کے لیے جہاد کرے تو ربِّ کریم اپنے محبوب ﷺ کے صدقے میں اُمّت کو بھی یہ اِعزاز عطا کرتا ہے اور اُن کے دشمنوں کے دلوں میں رُعب ڈال دیتا ہے، یہ مناظر بھی دُنیا نے بے شمار مرتبہ دیکھ رکھے ہیں۔

سرورِ عالَم ﷺ کے رُعب ودبدبہ کا تذکرہ کرتے ہوئے اُمّت کی موجودہ صورتِ حال غمزدہ کر دیتی ہے۔ بجائے اِس کے کہ دشمن ہم سے مرعوب ہوتے، آج ہم دشمنانِ اسلام سے خوف زدہ ہیں۔ اِس وقت اسرائیلی وحشی ایسے بے لگام ہیں کہ غزہ پر درندگی جاری رکھنے کے ساتھ ساتھ باولے کتّے کی طرح جس پر چاہیں حملہ کر دیتے ہیں، 09 ستمبر (2025ء) کو صَہیونی وحشیوں نے قطر کے دار الحکومت دَوحہ میں ایک عمارت پر حملہ کیا، جس میں چھ افراد شہید ہوئے۔ قطر ایک امیر ترین خود مختار رِیاست ہے، خلیجی ممالک میں امریکہ کا سب سے بڑا اتحادی ہے اور حماس کے ساتھ اسرائیل کے مذاکرات میں کلیدی کردار ادا کر تا رہا ہے...اِس کے باوُجود عالَمی قوانین کی دھجیاں اُڑاتے ہوئے اسرائیل نے وہاں بھی حملہ کیا ہے۔ یہ مسلم حکمرانوں کے لیے واضح پیغام ہے کہ صہیونی درندوں کا صرف ایک ہی علاج ہے: وہ یہ کہ اُمّت مذمّتی قرار دادوں سے آگے بڑھ کر عملی اقدامات کرے، اسرائیل کا مکمل بائیکاٹ کرے اور حسبِ ضرورت طاقت استعمال کرتے ہوئے اُن وحشیوں کو لگام ڈالے...ورنہ کل ایران ولبنان کی باری تھی، آج قطر کی ہے تو آئندہ خدانخواستہ کسی اور کی ہو سکتی ہے۔

شرعی مسئلہ: میچ / گیم کھیلتے ہوئے یا کسی اور کام میں یہ طے کرنا کہ جو ہار گیا وہ جیتنے والے کو کوئی چیز کھلائے گا یا رقم دے گا...یہ جُوا ہے اور ناجائز وگناہ ہے، چاہے اِسے شرط کہیں یا اِنعام۔ اِس طرح جیتنے والے کو جو رقم یا چیز حاصل ہو گی وہ اُس کے لیے حرام ہے اور اُس پر لازم ہے کہ شرعی تقاضے کے مطابق مالک وغیرہ تک واپس پہنچائے...البتہ اگر انتظامیہ یا کوئی تیسرا فرد اپنے پاس سے انعام دے تو وہ ناجائز نہیں۔ (1)

[1] مجلہ النظامیہ، اگست 2025ء، ص:45۔ مجلہ النظامیہ کے شمارہ جات اِس سائٹ سے حاصل کیے جاسکتے ہیں: https://majallaalnizamia.vercel.app/

اللہ تعالیٰ اپنے محبوبِ مکرم ﷺ کے طفیل ہم سب کی بخشش و مغفرت فرمائے! تذکرۂ خصائصِ مصطفیٰ کریم ﷺ کی برکت سے محبتِ رسولِ کریم ﷺ میں اِضافہ کی خیرات عطا کرے! اور سیرتِ طیّبہ کا مطالعہ کر کے اُس پر عمل کی توفیق سے نوازے!

قادرِ مطلق اہلِ غــزہ سمیت دُنیا بھر کے مظلوم مسلمانوں کی مدد فرمائے، امریکہ اسرائیل گٹھ جوڑ کے شر سے اُمّت کو محفوظ رکھے! اور اسرائیل کو تمام اتحادیوں سمیت نشانِ عبرت بنائے!

ربِّ کریم اہلِ پاکستان کو سیلاب سمیت تمام زمینی و آسمانی آفات سے محفوظ فرمائے اور مشکلات کا شکار جملہ مسلمانوں کی خاص مدد فرمائے! خالقِ کریم وطنِ عزیز کے تمام اربابِ اختیار کو اسلام کا خدمت گزار اور عوام کا خیر خواہ بنائے!

آمین بجاہِ النّبیِّ الکریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!